https://ataunnabi.blogspot.com/

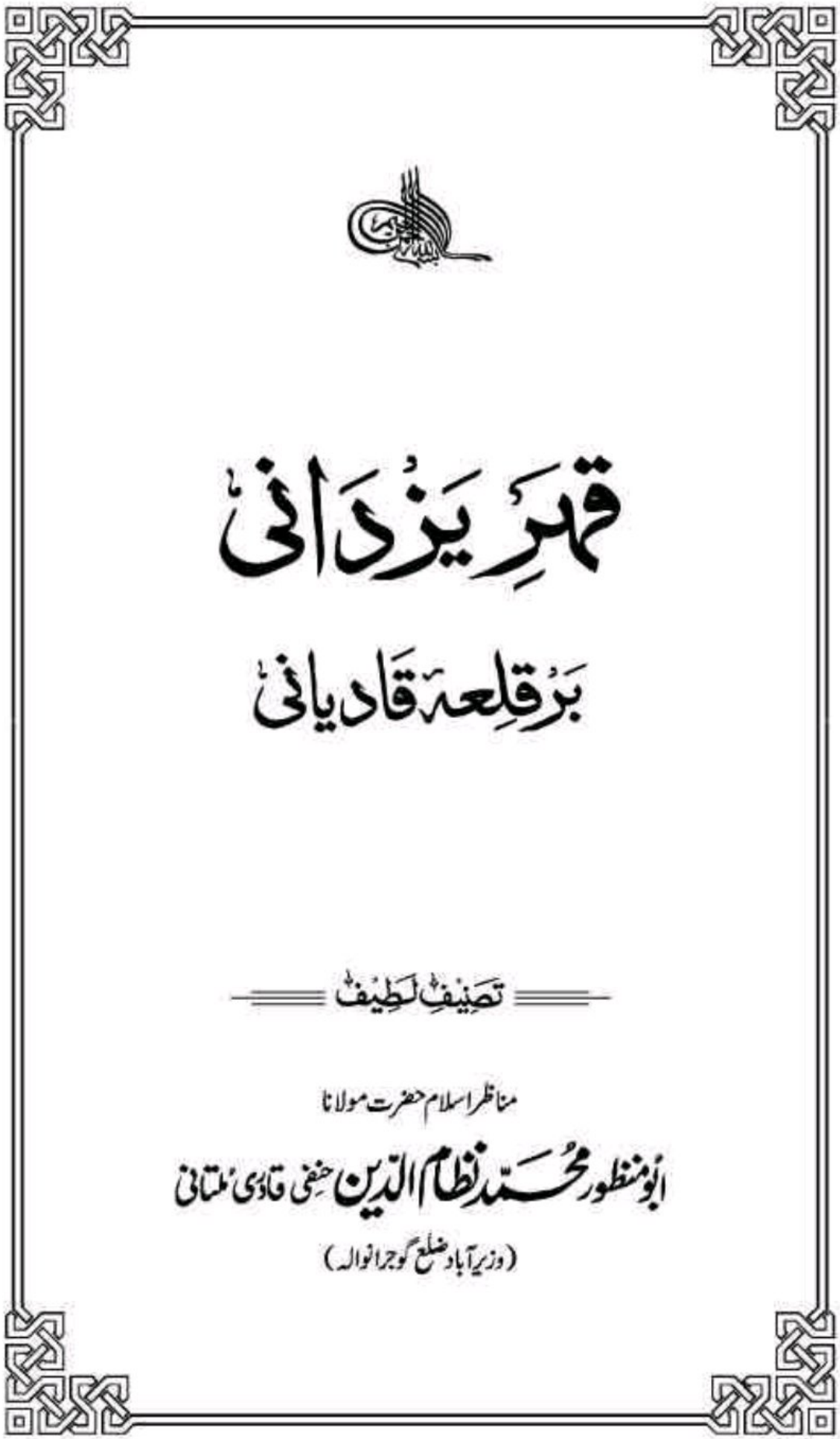

قہرِ یزدانی

بر قلعۂ قادیانی

تصنیفِ لطیف

مناظر اسلام حضرت مولانا

ابو منظور محمد نظام الدین حنفی قادری ملتانی

(وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین ط اما بعد

خادم شریعت ابوالمنظور محمد نظام الدین برادران اہل سنت والجماعت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ آج کل فرقہ مرزائیہ نے لوگوں کو طرح طرح کی باتیں سنا کر دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں لہٰذا خادم شریعت نے یہ رسالہ بڑی جانفشانی سے تیار کیا ہے تا کہ عوام الناس ان کے ہتھکنڈوں سے بچ جائیں۔ **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔**

سوال: مرزا صاحب قادیانی کو اگر مسیح موعود علیہ السلام، حضرت امام مہدی علیہ السلام مانا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ جواب دوا جر ملے گا۔ (السائل: غلام محی الدین)

جواب: مرزا قادیانی کو امام مہدی وعیسیٰ ماننا بھی منع ہے۔ بلکہ شارع علیہ السلام نے اسکے کفر میں شک کرنے والے کو بھی کافر، دائرۂ اسلام سے خارج گنا ہے۔ پھر اسکی بیعت کہاں اور امام مہدی وعیسیٰ مسیح ماننا کس طرح پر جائز ہوسکتا ہے؟ اور علاوہ اسکے انکے علامات مرزا صاحب میں ہرگز نہیں پائے جاتے۔ اور وہ یہ ہیں ناظرین ملاحظہ کریں:

نمبر ۱: حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم تھے اور بے پدر تھے مرزا غلام احمد قادیانی کی والدہ چراغ بی بی اور باپ غلام مرتضیٰ تھا۔

نمبر ۲: اور انکا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام وروح القدس اور انکا نام غلام احمد۔

نمبر ۳: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں منارہ شرقی پر اتریں گے۔ اور مرزا صاحب نے تو دمشق کو دیکھا ہی نہیں۔

نمبر ۴: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو کوہ طور پر لیجائیں گے۔ مرزا صاحب نے یہ مکان بھی نہیں دیکھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر ۵: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کے اثر سے کافر مر جائیں گے۔ مرزا صاحب کا نام سن کر لڑائی کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

نمبر ۶: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع دمشق میں اتر کر عصر کی نماز لوگوں کے ساتھ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے پڑھیں گے اور دجال کو طلب کریں گے اور انکے لیے زمین سمٹ جائے گی مرزا صاحب کو یہ باتیں کہاں نصیب ہوئیں؟

نمبر ۷: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے محاصرہ سے بیت المقدس کو آزاد کریں گے اور مرزا صاحب میں یہ صفت کہاں؟

نمبر ۸: حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ منورہ میں آپکے روضہ میں مدفون ہونگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھی قبر ہوگی اور حج بھی کریں گے۔ مرزا قادیانی صاحب کو یہ مرتبہ کہاں ملا مرزا صاحب تو لاہور میں ناگہانی موت سے فوت ہوئے اور قادیان میں مدفون ہوئے۔

نمبر ۹: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو مقام لد پر قتل کر کے نیزوں پر چڑھا کر لوگوں کو دکھائیں گے۔ لیکن مرزا صاحب قلم کا گھوڑا ہی چلاتے رہے۔

نمبر ۱۰: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یاجوج وماجوج ہوں گے اور اسلام وعدل سے زمین پر ہو جائے گی اور مال بہت ہوگا یہاں تک کہ کوئی بشر صدقہ دیا ہوا کسی سے قبول نہ کرے گا۔ اور مرزا صاحب کے زمانہ میں زنا، چوری وخون ریزی اور فرقہ بندی و بے انصافی وقطع رحمی کا نہایت درجہ کا زور شور تھا۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب نے اپنے منکرین مسلمین غیر احمدیہ کو کافر ودجال کہہ کر یہ فتویٰ شائع کر دیا کہ انکے پیچھے نماز احمدی کی ہرگز جائز نہیں اور نہ ہی انکے ساتھ رشتہ داری کرنا درست ہے۔ (دیکھو فتوی احمدیہ)

نشانات امام مہدی علیہ السلام

نمبر ۱: اسم شریف محمد بن عبداللہ فاطمۃ النسب ذات ہاشمی علوی اہل عرب مکی، مرزا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا نام غلام احمد بن غلام مرتضیٰ ذات مغل پنجابی قادیانی۔

نمبر ۲: حضرت امام مہدی مکہ میں ظہور فرمائیں گے رکن میں بیعت لیں گے۔ اور انکے پاس کہاں ہیں؟ نہ اسکو علم حضوری اور نہ ہی اسنے مکہ کو دیکھا اور نہ ہی اسنے رکن دیکھا جو حاجیان کو انکی زیارت نصیب ہوا کرتی ہے۔

نمبر ۳: حضرت امام مہدی کا ظہور تین سو تیرہ ابدالوں کے ساتھ ہوگا جو رات کو عابد زاہدوں کو شیر اور لوگ ان کو بیعت لینے کے لئے مجبور کریں گے وہ انکار فرمائیں گے۔ مرزا صاحب کے افعال و اقوال اسکے برعکس لیتے اور مرزا صاحب کے ہمرائیوں کی عابدی اور شیری ہر ایک فرد بشر کو روشن ہے۔

نمبر ۴: حضرت امام مہدی کی لڑائی سفیانی و روم والے کے ساتھ ہوگی اور انکے زمانہ میں پانی پر سیاہ جھنڈے اتریں گے اور ان کے زمانہ میں عدل و انصاف نہایت درجہ کا ہوگا اور مرزا صاحب کے زمانہ میں یہ امور ہرگز پائے نہیں جاتے۔ پس ناظرین جبکہ مرزا صاحب میں یہ نشانات مفقود ہیں تو پھر کس لیے امام مہدی و عیسیٰ مسیح مانا جا سکتا ہے اور یہ علامات مشکوٰۃ شریف و ترمذی و نسائی و مشارق الانوار وغیرہ کتب حدیث میں مسطور ہیں ملاحظہ کریں۔

سوال: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے لیے چاند اور سورج نے شہادت دی ہے چنانچہ سورج و چاند کو مطابق فرمودہ نبی ﷺ کے "گرہن ماہ رمضان میں لگا۔ پس یہ دلیل میرے امام ہونے کی ہے۔

جواب: مرزا صاحب کا یہ کہنا بھی بالکل غلط اور بے اصل ہے۔ وہ دلیل اصل میں یہ ہے:

قَالَا لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِيْ نِصْفِ مِنْهُ. ترجمہ: یعنی امام باقر و محمد بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام مہدی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمان وزمین پیدا ہوئے ہیں۔ کبھی ایسے نشان نہیں ہوئے۔ (یعنی خرق عادت کے طور پر) اول رات رمضان میں چاند کا گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کا۔

اب ناظرین ومرزائی صاحبان ایمان سے فرمادیں کہ واقعی ایسا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں ہوا اور یہاں پر مرزا صاحب نے غلط معنی کیے ہیں کہ ''اول کے معنی ۱۲و۱۳ اور نصف رمضان کے معنی ۲۸،۲۹''۔ قربان جایئے ایسی سمجھ پر اور ساتھ یہ بھی دھوکہ دیدیا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ حالانکہ نظام حساب قمری کے موافق جبکہ چاند وسورج کا دور ختم ہوکر اجتماع آنے کا ہوگا تو چاند وسورج کو ماہ رمضان میں ضرور گرہن لگے گا اور افسوس کہ اس حدیث کو مرزا صاحب نے کیوں ترک کردیا: **قبل خروج المهدی ینکسف القمر فی شهر رمضان مرتین.**

اور علاوہ اس کے مرزا صاحب نے خود اپنی کتاب ''کشف الغطاء'' صفحہ ۱۲ میں صاف صاف بایں طور پر تحریر کردیا ہے کہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظاری ہے جو فاطمہ اور حسین کی اولاد میں سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظاری ہے جو اس مہدی سے مل کر مخالفان اسلام سے لڑائیاں کرے گا مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں اور ایسے خیالات کے ماننے والے سخت غلطی پر ہیں ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے اور جو نادانی اور دھوکا سے مسلمانوں کے دلوں پر جما ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں جو غالباً عباسیوں کی سلطنت کے وقت میں بنائی گئی ہیں من عندہ۔ اور سچ یہ ہے کہ مجھے خبر دی گئی ہے۔ تو ایک شخص عیسیٰ مسیح ہے۔ (ملخصاً).....الخ

پس ناظرین یاد رکھیں کہ جب مرزا صاحب نے خود امام مہدی آخر الزمان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

آمدن سے صاف صاف انکار کر دیا ہے۔ تو پھر اپنی زبان سے میاں مٹھو طوطا کہلانا دروغ گورا حافظہ نباشد کی مثال صادق آ گئی یا نہیں۔ اور اسکو امام مہدی ماننے والا کذاب تصور ہوگا یا نہیں؟ فقط۔ (المجیب ابوالمنظور محمد نظام الدین ملتانی عفی عنہ)

سوال: نبی ﷺ کے بعد دعوی نبوت کرنا درست ہے یا نہیں۔ اور جو شخص یہ کہے کہ میں بروزی یا ظلی نبی ہوں اسکے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: آنحضور ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنا صریح کفر ہے۔ اور مدعی نبوت بعد از آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ کے قابل قتل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و اجماع امت سے یہ امر اظہر من الشمس ہے **لقولہ تعالیٰ: مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.**

یعنی ''محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو جاننے والا ہے''۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں لفظ **لکن** سے جو کہ استدراک رفع توہم کے لیے بولا جاتا ہے۔ لاکر ابوت کی نفی فرمادی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے حقیقی باپ نہیں کہ جس سے حرمت مصاہرت وغیرہ لازم ہو۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام ازروئے شفقت و محبت کے باپ ہوا کرتے ہیں جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے کہا۔ **هٰؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ** اور محمد رسول اللہ ﷺ تو از راہ شفقت کے تمہارے والدین سے بھی زیادہ محبت کرنے والے ہیں'' اور انہیں کے وجود پر شفقت و محبت و رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور تمہارے لیے اور کسی نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کی ذات پر ہی تمام امور ختم ہو چکے ہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** ○ پس اس آیت کریمہ سے کمالیت دین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تمام نعمت اور رضا مندی بھی ظاہر ہوگئی اور آپ کی شفقت کا انتہاء بھی ظاہر ہوگیا اور ختم نبوت بھی آنحضور ﷺ کی اظہر من الشمس ہوگئی اور علاوہ اسکے آیت کریمہ میں (النبیین) موجود ہے جو مطلق ہے اور اسپر الف لام استغراق کا ہے جس سے یہ امر ثابت ہوا کہ آپ کی ذات والا صفات کی بعثت کے بعد کسی قسم کا نبی ظلی، بروزی مستقل نہیں آسکتا اور **خاتم** کے معنی مہر و انگوٹھی اور آخری، زبان عرب میں آیا کرتے ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ جب لفظ **خاتم** کسی قوم کی طرف مضاف ہو تو وہاں سوا اس معنی کے اور نہیں لیے جاسکتے چنانچہ: **خاتم القوم وخاتم النبیین هکذا فی لسان العرب** وغیرہ وغیرہ اور مفردات راغب میں مسطور ہے: **خاتم النبیین ختم النبوته ای تتمها بمجیه** یعنی آپ خاتم النبیین اس لئے ہوئے کہ آپ نے نبوت کو ختم کردیا۔ بسبب آنے آپ کے از تصنیف امروئی۔

علاوہ ان دلائل کے ناظرین یاد رکھیں کہ جب آنحضور ﷺ کی ذات والا صفات تمام جہانوں کے لیے قیامت تک کامل نبی ہوکر تشریف فرمائیں اور حیات النبی ہیں تو پھر مرزا صاحب کی نبوت ماننے کی ہمیں کیا ضرورت رہی دیکھو **لقوله تعالیٰ: قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا..... الخ وَلِقَوْلِهٖ تَعَالیٰ: وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○**

پس یہ ہر دو آیتیں ہر زمانہ و ہر مکان و ہر مذہب والے کے لئے بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر ایک کے لیے کافی وافی ہیں اور قیامت تک کسی نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت نہیں اور وہ ایک ہی نبی کامل ہے جس کے ذریعہ سے ہر فرد اپنے خالق حقیقی تک پہنچ سکتا ہے اور نجات حاصل کرسکتا ہے اور ان کے ہوتے کسی ظلی بروزی نبی کی ضرورت نہیں۔

اور آنحضور ﷺ نے اپنی خاتمیت نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت خود کئی دفعہ زبان درفشان سے فرمایا ہوا ہے چنانچہ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند ایک حدیثیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحریر کردی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَايَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَلَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللهِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی و مشکوۃ کتاب الفتن فصل ثانی) ترجمہ: روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا "رسول خدا ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار قیامت تک اور نہیں قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ ملیں گے میری امت کے قبیلے مشرکین سے اور یہاں تک کہ بتوں کو پوجیں گے اور نشان یہ ہے کہ قریب ہے کہ امت میری میں جھوٹے تین آدمی ہوں گے جو کہ (اپنے آپ کو نبی اللہ کہیں گے) اور حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور نہیں کوئی نبی بعد میرے۔ اور ہمیشہ رہے گی ایک جماعت غالب میری امت سے حق پر اور نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے گا حکم خدا تعالیٰ کا۔

اور بخاری و مسلم و مشکوۃ باب مناقب علی رضی اللہ عنہ فصل اول میں بایں الفاظ حدیث آنحضور ﷺ کی نبوت پر شاہد ہے:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (متفق علیہ) ترجمہ: یعنی سعد بن وقاص سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے کہ "تو مجھے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر فرق یہی ہے کہ نہیں ہے کوئی نبی بعد میرے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مشکوٰۃ میں عقبہ بن عامر سے ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ یعنی فرمایا ''آپ نے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت ابن عمر بن خطاب ہوتا''۔ اور مشکوٰۃ باب اسماء النبی فصل اول حضرت جبیر بن مطعم سے ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ''میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور ماحی ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے کہ جس کے پیچھے کوئی نبی نہ ہو''۔ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہ نَبِی (نقل از بخاری، مسلم) اور حدیث صحیح مشکوٰۃ میں ہے کہ فرمایا حضور ﷺ نے: وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اور ایک حدیث میں بایں طور پر ہے کہ فرمایا آپ نے: مَثَلِیْ وَمِثْلُ الْاَنْبِیَآءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِكَ مِنْہُ مَوْضِعُ لِبْنَةٍ فَطَافَ بِہِ النَّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ اَحْسَنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللبنة فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ لِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا اللبنة وَاَنَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ○ (نقل از مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل اول) ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ''مثل میری اور مثل انبیاء کی ایک محل کی ہے کہ اچھی بنائی گئی دیوار اسکی اور چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر پھرنے لگے اسکے چوگرد دیکھنے والے اور حالانکہ تعجب کرتے تھے۔ اس دیوار کی خوبی سے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ میں ہوا کہ بند کی اینٹ کی جگہ جو خالی تھی۔ ختم کی گئی دیوار ساتھ میرے اور ختم کئے گئے تمام رسول ساتھ میرے'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''میں مثل اس اینٹ کے ہوں اور میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا''۔

اور یہ حدیث بخاری و مسلم کی ہے پس ان تمام دلائل قاطعہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ آنحضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی قسم کا نبی ہرگز نہیں آ سکتا اور نہ ہی دعویٰ نبوت کرنا اسکا سچا تصور کیا جا سکتا ہے اور نبوت ظلی یا بروزی وغیرہ تشریعی اپنے آپکو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہلانا منع ہے کیونکہ یہ الفاظ بناوٹی ہیں قرآن مجید واحادیث صحیحہ کے یہ الفاظ نہیں۔لہٰذا مدعی نبوت بعداز آقائے نامدار ﷺ کے کافروحکم مرتد میں گنا گیا ہے (دیکھو شرح شفا قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ) فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (المجیب المنظور محمد نظام الدین ملتانی عفی عنہ)

سوال: مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں انکی قبر کشمیر میں ہے کیا یہ کہنا اسکا درست ہے یا غلط؟ فقط (السائل الاحقر العباد غلام محی الدین از کوٹلہ)

جواب: بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آخر فوت ہونگے اور انکی قبر نہ ہی کشمیر میں ہے اور نہ کسی اور جگہ ہے اور یہ محض مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ کا کہنا غلط اور خلاف قرآن مجید واجماع صحابہ واحادیث نبویہ کے ہے چنانچہ دلائل قاطعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

لقولہ تعالیٰ: وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ط وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ یعنی ”یہودی کہتے رہے کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا ہے۔اور حالانکہ نہ اسکو قتل کیا ہے اور نہ اسکو سولی سے مارا۔انکے واسطے شبہ ڈالا گیا اور لوگوں نے اسکے بارے میں اختلاف کیا اور وہ اسکی طرف سے ضرور شک میں ہیں انکو اسکا کچھ علم نہیں صرف انہوں نے ظن کی پیروی کی اور یقیناً اسکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسکو اپنی طرف اٹھالیا اور کوئی اہل کتاب نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اسپر ایمان لائے گا۔اور قیامت کے دن ان پر شہید (گواہ) ہوگا“۔ (صفحہ ۱۰۳ تفسیر قرآن بالقرآن از عبدالحکیم ڈاکٹر)

پس اس آیت سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ کسی نے قتل کیا ہے اور نہ ہی سولی پر چڑھایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ ہی اپنی طرف قدرت کاملہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھالیا ہے۔اوران کے ساتھ ضرور اہل کتاب ایمان لائیں گے۔اور آیت سورۂ زخرف نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر شاہد ہے لقولہ تعالیٰ: **وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ** ○ یعنی ''اور تحقیق وہ البتہ علامت قیامت کی ہے پس مت شک کرو ساتھ اس کے اور پیروی کرو میری یہ ہے راہ سیدھی'' (ترجمہ: شاہ رفیع الدین) اور تفسیر عباسی وتفسیر ابن کثیر وتفسیر کشاف وتفسیر جامع البیان وتفسیر حسینی وتفسیر درمنثور وتفسیر فتح البیان وتفسیر مدارک وتفسیر معالم وخازن ودیگر تمام وتفاسیر معتبرہ میں یہی لکھا ہے۔کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر ہیں اور تمام کتب احادیث بھی اس پر شاہد ہیں چنانچہ بطور اختصار درج ذیل ہیں اور وہ یہ ہیں:

حدیث: **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ**۔ (نقل از کتاب مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام فصل ثالث) ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: ''اتریں گے عیسیٰ بن مریم طرف زمین کے پس نکاح کریں گے اور پیدا ہوگی اولاد انکے لیے اور ٹھہریں گے صرف پینتالیس (۴۵) برس پھر فوت ہونگے اور دفن کئے جائیں گے نزدیک مقبرے میرے کے پس اٹھوں گا میں اور ابن مریم ایک مقبرہ سے درمیان ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے''۔

اور تفسیر درمنثور جلد۲ صفحہ ۲۴۵ میں نیز حدیث یوں مسطور ہے: **اخرج البخاری فی تاریخه عن عبدالله ابن سلام قال یدفن عیسیٰ ابن مریم مع رسول الله وابی بکروعمر فیکون قبرا رابعا**. اور یہ حدیث مشکوٰۃ شریف باب فضائل النبی میں بایں طور مسطور ہے: **عن عبدالله بن سلام قال مکتوب فی التوراة صفة محمد ﷺ**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعیسیٰ ابن مریم یدفن معه. یعنی ابن سلام فرماتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کے اوصاف کتاب تورات میں لکھے ہوئے تھے اور یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ آنحضور علیہ السلام کے ساتھ مدفون ہونگے اور انکی قبر چوتھی ہوگی۔ اور کتاب الاسماء والصفات صفحہ ۳۰۱ میں نیز حدیث باسناد صحیح بایں الفاظ مسطور ہے۔

اخبرنا ابو عبدالله الحافظ قال انا ابوبكر بن اسحٰق قال انا احمد بن ابراهيم قال ثنا ابن بكير قال حدثنى الليث عن يونس عن ابن شهاب عن نافع مولٰى ابى قتادة الانصارى قال ان اباهريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم وامامكم منكم رواه البخارى فى الصحيح عن يحى بن بكير واخرجه مسلم من وجه اٰخر عن يونس و انما اراد نزوله من السماء بعد الرفع اليه. اور علاوہ اس کے تفسیر ابن کثیر ودر منثور میں بایں طور حدیث تحریر ہے۔

قال ابن ابى حاتم حدثنا ابى حدثنا احمد ابن عبد الرحمن حدثنا عبدالله بن ابى جعفر عن ابيه حدثنا الربيع بن انس عن الحسن انه قال قال رسول الله ﷺ اليهود ان عيسىٰ لم يمت وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة. یعنی بطور خلفاء۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ ''تحقیق حضرت عیسیٰ بن مریم نہیں مرے۔ قیامت سے پہلے تمہاری طرف آنے والے ہیں''۔ اور تفسیر ابن جریر میں ہے۔

وقال ابن جرير حدثنا يعقوب حدثنا ابن ..... حدثنا ابو رجاء عن الحسن و ان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته عيسٰى والله انه لحيّ الأن عند الله ولكن اذا نزل اٰمنوا به اجمعون.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مسلم و ابن ماجہ میں مسطور ہے کہ فرمایا آپ نے کہ ''حضرت عیسیٰ بن مریم دمشق منارہ شرقی پر اتریں گے'' اور تفسیر عباسی وطبقات ابن سعد جلد اول صفحہ ۲۶ حضرت ابن عباس سے یوں مسطور ہے۔

وَاَنَّ اللّٰہ رَفَعَ بِجَسَدِہٖ وَاِنَّہٗ حَیٌّ بِ الْآنَ وَسَیَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا فَیَکُوْنُ فِیْھَا مَلِکًا ثُمَّ یَمُوْتُ کَمَا یَمُوْتُ النَّاسُ. یعنی'' بے شک اللہ تعالیٰ نے بجسد عنصری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا ہے وہ بیشک زندہ ہیں دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے پھر بادشاہ ہونگے پھر فوت ہونگے جیسا کہ اور لوگ فوت ہوتے ہیں'' اور علاوہ ان دلائل کے خود مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' صفحہ ۴۴۸، ۵۰۵ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم زندہ ہیں آسمان سے آئیں گے۔ اسلام کو شارق ومغارب میں پھیلائیں گے اور اسلام کو ناقص چھوڑ کر آسمان پر چلے گئے ہیں۔ فقط

(المجیب ابوالمنظور عفی عنہ)

سوال: مرزا قادیانی صاحب کو دعویٰ نبوت میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی اگر وہ جھوٹا ہوتا تو ضرور ذلیل وخوار ہوتا دیکھو وہ مال دنیا و کثرت لشکر تابعہ داران وعمر ۶۶ سال لے کر دنیا سے گزرا لہٰذا مہربانی فرما کر ان شکوک کو ضرور رفعہ فرمادیں۔ عین مہربانی ہوگی۔

جواب: یہ معیار بالکل غلط ومخالف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے ہے۔ دیکھو مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تو تھوڑے عرصے میں اسکے ایک لاکھ سے زائد لوگ مقلد ہوگئے تھے۔ اور فرعون کا لشکر و متبعین کس قدر تھے اور مال دنیا کس کثرت کے ساتھ فرعون وشداد کے پاس جمع تھا۔ اور فرعون کی عمر چار سو سال سے کم نہ تھی یہاں تک کہ اس نے دعویٰ خدا ہونے کا بھی کردیا اور کہہ دیا کہ: **اَنَا رَبُّکُمُ الاَعْلٰی** اور باوجود اس دعویٰ باطلہ کے اسکے سر کو درد بھی نہیں ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے سرکش وگمراہ لوگوں کو ہر طرح سے مہلت وعمر کی درازی عطا فرمادیا کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔اور مال دنیا کی کثرت بھی کوئی دلیل اس کی نبوت کے لیے نہیں قرآن مجید خود اس پر شاہد ہے۔ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور حدیث شریف میں مذکور ہے کہ ''اگر مال دنیا کی کچھ عزت بقدر پر مچھر کے بھی ہوتی تو کسی کافر سرکش کو ایک گھونٹ پانی کا دنیا میں نصیب نہ ہوتا''۔ اس لیے حضرت سلطان العارفین سلطان باہو علیہ الرحمہ نے اپنے دیوان میں فرمایا ہے کہ: ع

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُم فِتْنَۃٌ تمام

فَاحْذَرُوا الْاَخِیْرَ فِیْہِ وَاسْمَعُوْا ھٰذَا الْکَلَام

اور ابن ماجہ میں ہے کہ فرمایا آنحضور ﷺ نے کہ ''خبردار خدا کی لعنت دنیا پر اور جو کچھ اس میں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر و عمل صالح و عالم و متعلم''۔ اَلاَ اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللہِ وَمَا والاہ اَوْعَالِمٌ اَوْمُتَعَلِّمٌ. اور نبی کی نبوت کے لیے تھوڑی یا بہت اسکی امت کا ہونا کوئی شرعی معیار نہیں ہے بخاری و مسلم میں لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ''میں نے حالت کشف میں دیکھا کہ بعض انبیاء کے ساتھ بہت آدمی ہیں اور بعض کے ساتھ چند آدمی اور بعض کے ساتھ ایک بھی امتی نہیں''۔ اور حدیثوں کے الفاظ یہ ہیں۔ خَرَجَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضْتُ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہ' رَجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہ' الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ (نقل از بخاری و مسلم) اور مسلم جلد دوم میں بایں الفاظ حدیث مسطور ہے۔ عرضت علی الامم فرأیت النبی معہ الرجل والرجلان والنبی معہ احد.

پس ان تمام دلائل قاطعہ سے معلوم ہوا کہ کثرت اموال و لشکر و دنیا و امت کا ہونا نبی صادق کے لیے کوئی شرط ضروری نہیں۔ یہ نیا امر صرف فرقۂ مرزائیہ کا بن بنا ہے جس کے ذریعہ سے عوام الناس کو دھوکا دے کر اپنے دام تزویر میں پھنسا رہے ہیں فقط۔

سوال: قرآن مجید میں ہے جو شخص جھوٹا دعوٰی نبوت کا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسکا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔اور اسکی رگ گردن کاٹ دیتے ہیں۔اس پر اسکے لیے کوئی مددگار نہیں بن سکتا اور مرزائی لوگ بھی یہ آیت بوقت مناظرہ پیش کردیا کرتے ہیں: **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ o فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ o**

جواب: آیت مذکورہ سے استدلال پکڑنا نبوت مرزا قادیانی پر بالکل غلط ہے کیونکہ آیت کریمہ سے صداقت جناب آقا نامدار محمد رسول اللہ ﷺ کی بڑے زور سے روز روشن کی طرح چمک رہی ہے۔غور سے دیکھو کہ (تقول) کی ضمیر آنحضور ﷺ کی طرف راجع ہورہی ہے۔اور یہ قضیہ بھی شخصیہ ہے کلیہ نہیں بن سکتا اور صرف (لو) محال کے لیے واقعہ ہوا کرتا ہے یعنی یہ امر محال ہے کہ آپکی ذات باوجود نبی صادق ہونے کے جھوٹ بولیں یہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور اس پر یہ آیت بھی شاہد ہے: **لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا** یعنی یہ امر محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور (الہ) بھی ہو غرض یہ کہ اسکے آیت کریمہ کے مصداق بجز محمد رسول اللہ ﷺ کے دوسرا شخص ہو ہی نہیں سکتا۔کیونکہ خاتم النبیین **وکان اللہ بکل شی علیما** خاتمیت پر شہادت دے رہی ہے اور کتب تاریخ مثل خلدون وغیرہ میں لکھا ہے کہ بڑے بڑے کذاب نبی آنحضور ﷺ کے بعد ہوئے ہیں جنکی عمر پینتالیس سال اور کم وبیش نبوت کے دعوی میں گزری ہے لہٰذا یہ دعویٰ کرنا کہ جو شخص چونتیس سال تک دعویٰ نبوت کا کرے وہ صادق نبی کہلا سکتا ہے۔یہ بالکل غلط اور بے بنیاد معیار قادیانی ہے۔ناظرین ذرا غور سے مختصر فہرست جھوٹے مدعیان نبوت کو دیکھیں اور مرزائیوں سے دریافت کریں کہ بتلائیں کہ انکی کتنی کتنی عمر تھی کیا وہ صادق تھے؟ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) سود عینی، جسکا نام اصلاحۃ نجران کا مرید تھا (۲) مسیلمہ کذاب اسکے کئی لاکھ مرید تھے عربی نہایت اعلےٰ بناتا تھا (۳) طلیحہ بن خویلد اس کی جماعت بھی بڑی بھاری تھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴) ایک شخص نے اپنے آپکو لا رکھا تھا یہ بھی اپنی رائے کے مطابق بناوٹی بنالیا کرتا تھا (۵) متنبی ایک مشہور شخص شاعر تھا اسنے بھی دعویٰ نبوت کیا (۶) مختار ثقفی دعویٰ نبوت رکھ کر صاحب وحی بنا (۷) مقنع شخص نے بھی دعویٰ نبوت کیا اور متوکل کے زمانہ میں ایک (۸) عورت نے دعویٰ نبوت کیا (۹) یحیٰ بن زکبرویہ (۱۰) بہبود (۱۱) عسی بن مہرویہ (۱۲) ابوجعفر محمد بن سلستانی (۱۳) صالح بن طریف (۱۴) ابراہیم ندلیہ نے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا (۱۵) محمد احمد سودانی (۱۶) عبداللہ بن تومرت (۱۷) اکبر بادشاہ ہند نے دعویٰ نبوت کیا وہ خیر اپنی موت سے مرا (۱۸) محمد علی بابی (۱۹) سید محمود جونپوری نے بھی دعویٰ مہدیت کا کیا اور کئی لاکھ مرید بنا کر ۶۳ سال عمر لے کر مرا۔ غرض کہ تقریباً ۲۸ آدمیوں نے اب تک یہ دعوے کئے ہیں اور بڑے بڑے کام کیے ہیں۔ کیا وہ سب کے سب صادق تھے؟ ہرگز ہرگز نہیں اور یہ تمام کافر و مفتری تھے اسی طرح مرزا صاحب بھی کاذب و مفتری تھا۔ چنانچہ کتب حدیث اس پر شاہد ہیں اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ تیس ۳۰ کذاب شخص ہونگے جو بعد میرے دعویٰ نبوت کریں گے فقط۔

سوال: مرزا قادیانی صاحب کو کس لئے علمائے دین نے دائرۂ اسلام سے خارج گنا ہے؟ وہ تو صوم، صلوٰۃ کا پابند تھا اور اپنے آپ کو مسلمان اور امت محمد رسول اللہ ﷺ سے شمار کیا کرتا تھا جواب دو اجر ملے گا۔

جواب: شارع علیہ السلام نے دائرہ اسلام میں رہنے کے لیے چند ایک شرائط ضروریات دین کے لئے مقرر کیے ہیں جنکا ذکر مفصل جلد اول "سلطان الفقہ" میں گزرا ہے۔ وہاں مطالعہ کریں اور مرزا صاحب قادیانی تو انکا سخت منکر تھا جن کے عقائد کفریہ کی فہرست مختصر نمبروار ذیل میں درج کی جاتی ہے اور وہ یہ ہیں۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۱: یعنی آپ نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں بعینہ۔ (کتاب البریہ تصنیف مرزا صاحب، صفحہ ۷۸، سطر ۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدہ کفریہ نمبر ۲: میں نے آسمان وزمین کو بنایا اور مٹی کے خلاصہ سے آدم کو پیدا کیا۔ (کتاب ایضاً صفحہ ۷۵، سطر ۵)

عقیدہ کفریہ نمبر ۳: تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور زمین وآسمان تیرے ساتھ ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے تو اس سے نکلا۔ (کتاب ایضاً، صفحہ ۷۵)

عقیدہ کفریہ نمبر ۴: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(کتاب دافع البلاء، صفحہ ۱۱)

عقیدہ کفریہ نمبر ۵: جری اللہ فی خلل الانبیاء، یعنی خدا کا رسول نبیوں کے خلل میں۔ (دیکھو براہین احمدیہ، صفحہ ۵۰۴)

عقیدہ کفریہ نمبر ۶: حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار یعنی (یوسف ترکھان) کے فرزند ہیں اور انکے چار بھائی اور دو ہمشیرہ ہیں اور مریم علیہا السلام تھے حالت حمل میں یوسف ترکھان سے نکاح کیا **نعوذ باللہ من ھذہ اللغویات**۔ (دیکھو کشتی نوح، صفحہ ۱۶)

عقیدہ کفریہ نمبر ۷: معجزات مسمریزم ہیں اور حضرت عیسیٰ مسمریزم عمل ترب میں خوب مشق کرتے تھے اگر میں اسکو مکروہ نہ سمجھتا تو عجوبہ خابوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ، صفحہ ۳۰۸ پر وصفحہ ۷۴۹)

عقیدہ کفریہ نمبر ۸: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھنا شرک ہے۔ (کشتی نوح، صفحہ ۱۵)

عقیدہ کفریہ نمبر ۹: ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء، صفحہ ۱۷)

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۰: حضرت مسیح علیہ السلام اپنے باپ یوسف ترکھان کے ساتھ بائیس برس تک ترکھان کا کام کرتے رہے۔ (کتاب ازالہ اوہام، صفحہ ۳۰۵، نقطی خورد بور نقطی کلاں، صفحہ ۱۰۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۱: یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اسکی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ نبوت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔ (اعجاز احمدی، صفحہ ۱۳)

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۲: حضرت مسیح غلام احمد کے قرب و شفاعت کے مرتبہ میں نہایت کمتر ہے دیکھو آج تم سے ایک ہے جو اس مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہے۔

(دیکھو دافع البلاء، صفحہ ۱۳ و ۱۴ سطر ۲۵، مطبوعہ ضیاء الاسلام)

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۳: دینی استقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے۔

(ازالہ، صفحہ ۳۱۰ و ۳۱۱)

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۴: براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے اور براہین احمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِنَ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ ○ قَلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تَسْلِمُوْنَ ○ (کتاب دافع البلاء، مطبوعہ ضیاء الاسلام، صفحہ ۹، سطر ۱۲، ۴)

عقیدہ کفریہ نمبر ۱۵: قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ حسین سے بڑھ کر ہے۔ (بلفظہ کتاب دافع البلاء، صفحہ ۱۳ سطر ۶، ۱۰، اور کتاب اعجاز احمدی، صفحہ ۶۹) میں بایں طور تحریر کیا ہے۔

وَشَتَّانَ مَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ حُسَیْنِکم　　فَاِنِّیْ اُؤَیَّدُ کُلَّ اٰنٍ وَانْصُرُوْا

وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَاذْکُرُوا دَشْتَ کَرْبَلَا　　اِلٰی هٰذِهِ الاَیَّامِ تَبْکُوْنَ فَانْظُرُوْا

ترجمہ: مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

(نقل از اعجاز احمدی تصنیف مرزا غلام احمد قادیانی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدہ کفریہ نمبر۱۶: حضور ﷺ کے لیے صرف چاند کا نشان تھا میرے لیے سورج و چاند نے شہادت دی۔ (دیکھو اعجاز احمدی، صفحہ ۱۷)

له خسف القمر المنير وان لی خسفا القمران المشرقان انتكروا

یعنی آنحضور علیہ السلام کے لیے چاند کے خسوف کا نشان صرف ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند و سورج دونوں کا، کیا تو اب انکار کرے گا؟

واما مقامی ما علموا ان خالقی یحمدنی من عرشه ویوقر

اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے اور آپ کی ذات کے معجزات صرف تین ہزار تک ظہور میں آئے "تحفہ گولڑوی" صفحہ ۴۰ اور میں مرزا صاحب کے تین لاکھ تک معجزات پہنچے ہیں۔ (حقیقت الوحی، صفحہ ۶۸ الخ)

اب ناظرین خود انصاف کرلیں۔

عقیدہ کفریہ نمبر۱۷: زمین پر کئی تخت اترے لیکن میرا تختہ سب سے اونچا بھیجا گیا۔ حقیقت الوحی صفحہ ۸۹ اور حقیقت الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے۔ کہ میرے معجزات اس قدر ہیں کہ دوسرے انبیاء کے نہیں ہیں اور اسی کتاب کے (صفحہ ۶۸ تتمہ) میں لکھا ہے کہ تین لاکھ تک پہنچتے ہی اور "تحفہ گولڑویہ" کے (صفحہ ۴۰) پر لکھا ہے آنحضور ﷺ کے معجزات صرف تین ہزار ظہور میں آئے۔

عقیدہ کفریہ نمبر۱۸: قادیان و مکہ و مدینہ کا اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت سے اپنے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ اور واقعی قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔

(دیکھو کتاب ازالہ، صفحہ ۷۷ اور جدید کاپی ازالہ کے صفحہ ۸۲۵)

عقیدہ کفریہ نمبر۱۹: حضرت مسیح علیہ السلام مسمریزم میں مشق کرتے اور اس میں کمال رکھتے تھے۔ (ازالہ، صفحہ ۳۰۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۰: براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے خدا تعالیٰ نے ازالہ صفحہ ۵۳۳ کلام صفحہ ۱۱۱ براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۱: انبیاء علیہم السلام کی وحی میں بھی دخل شیطان ہو جاتا ہے اور چار سو انبیاء کی پیشگوئی ایک بادشاہ کے وقت جھوٹی نکلی۔

(دیکھو کتاب ازالہ، صفحہ ۶۲۹ اور تقطیع کلان صفحہ ۱۱۵۷، ۱۱۵۸)

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۲: نبی ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی۔

(ازالہ، صفحہ ۱۱۸ کلان اور خورد صفحہ ۶۸۸)

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۳: مرسل یزدانی مامور رحمانی (ازالہ، صفحہ نامکمل)

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۴: خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے (اور اسکا نام غلام احمد ہے) (دافع البلاء، صفحہ ۱۳، سطر ۱۹)

اور دیکھو کہ آج تم سے ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۵: خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنے تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں تو وہ ہرگز نہیں کرسکتا اور وہ نشان جو مجھے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ کہلا سکتا من عینہ۔ ''حقیقت الوحی'' صفحہ ۱۴۸ اور صفحہ ۱۵۵ میں لکھا ہے کہ آخری مسیح کو ابن مریم سے بہتر و افضل جاننا چاہیے.....الخ

اب ناظرین و مناظرین کو غور کرنا چاہیے اور سمجھنا چاہیے کہ قوانین انبیاء کفر نہیں تو اور کیا ہے؟

"چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۶: خدا کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے۔

میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنائے ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں انکا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔ (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۱۳۶ اور تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۶۸) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسنے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسی نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۷: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ یعنی اے مرزا تو ہمارے فرزند کی جا بجا ہے۔ (حقیقت الوحی صفحہ ۱۶) وَاَنْتَ مِنْ مَائِنَا وَ هُمْ مِنْ فَشَلٌ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۹) یعنی اے مرزا صاحب تو ہمارے نطفہ سے ہے اور وہ خشکی سے ہیں اور کتاب (دافع البلاء صفحہ ۶) میں ہے: اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْکَ یعنی اے مرزا تو مجھ سے ہے۔ میں تجھ سے ہوں۔ یعنی میں تیرا خالق، تو میرا خالق اور یہ مسئلہ استحالہ کا ہے جو علمائے کرام پر پوشیدہ نہیں۔ اور حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۰۵ میں لکھا ہے: اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنی تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ التَّوْحِیْدِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ التَّفْرِیْدِیْ. (دیکھو اربعین نمبر ۲، صفحہ ۶، ربنا عاج براہین احمدی صفحہ ۵۵۶)

رَبُّنَا عَاج (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶)

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِیْبًا مِنَ الْقَادِیَان (حقیقت الوحی، صفحہ ۸۸، ۲۰۷، ہامش قمر الانبیا بانجام آتھم، صفحہ ۵۸)

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ (کتاب مذکور، صفحہ ۷۸)

عقیدہ کفریہ نمبر ۲۸: قرآن مجید میں گندی گالیاں بھری ہیں زمانہ حال کے مہذبین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے اور قرآن مجید بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے اور ایک غائت درجہ کا غبی اور متوان اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ (دیکھو ازالہ صفحہ ۲۶،۲۵)

اور مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میرا منکر کافر ہے (حقیقت الوحی صفحہ ۱۶۳) اور لکھا ہے کہ غیر احمدی سے احمدی کی لڑکی کا نکاح منع ہے اور غیر احمدی کا جنازہ جائز نہیں اور نہ ہی غیر احمدی کے پیچھے نماز درست ہے۔

(فتاوی احمدی، صفحہ ۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ وانوار صداقت تصنیف ابن مرزا صاحب عقائد باطلہ مرزا قادیانی)

آنحضور علیہ السلام کو معراج جسمانی نہیں ہوا۔ جسمانی معراج لغو خیال ہے (کتاب ازالہ اوہام، صفحہ ۴۷) خود قرآن مجید میں گالیاں بھری ہوئی ہیں۔ (ازالہ، صفحہ ۲۶)

قرآن مجید قادیان میں نازل ہوا۔ (صفحہ ۳۸،۳۹ کان)

قرآن مجید میں جو معجزات ہیں وہ سب کے سب مسمریزم ہیں۔ (صفحہ ۴۸ تا ۵۰، ازالہ)

امام مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۴۵۷)

دجال پادری لوگ ہیں۔ (ازالہ، صفحہ ۴۹۵، ۴۹۶)

دجال کا گدھا ریل گاڑی ہے۔ (ازالہ، صفحہ ۶۸۵)

یاجوج ماجوج کوئی نہیں انگریز ہیں اور روس مراد ہیں۔ (ازالہ، صفحہ ۵۰۲، ۵۰۸)

آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا اور دابتہ الارض علماء ہونگے۔ (ازالہ، صفحہ ۵۱۸، صفحہ ۵۱۰)

اور کتاب ''توضیح المرام'' (ملخصاً) (صفحہ ۳۳، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۷) میں لکھا ہے کہ فرشتے نفوس فلکیہ و ارواح کواکب کا نام ہے۔

اور انبیاء علیہم السلام کی وحی میں بھی دراصل دخل شیطان ہوتا ہے۔ (ازالہ، صفحہ ۶۲۸)

ایک طرح کا تناسخ صحیح (ست بچن صفحہ ۸۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جبرائیل علیہ السلام نہ زمین پر آئے اور نہ آتے ہیں۔ (توضیح المرام صفحہ ۷، ۸)

ناظرین یاد رکھیں کہ یہ ہیں مختصر عقائد قادیانی جن کے سبب سے تمام علمائے دین شرع متین نے ان پر فتویٰ کفر و حکم مرتد لگایا ہے اور انکے ساتھ موانست و مناکحت و مشاربت منع کر دیا ہے اور وہ فتاوے آخر میں درج کئے گئے ہیں۔

واہی تباہی مرزا صاحب کے خیالوں کی فہرست و تردید مع طریقۂ مناظرہ

مرزا صاحب اپنی کتاب ''حقیقت الوحی'' صفحہ ۲۱۱ میں تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ **من عینہ** اور ''کتاب اربعین'' نمبر ۴ صفحہ ۲۵ پر نیز اس طرح اپنا ایمان اپنے الہامات پر ظاہر کرتے ہیں جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔ تو کیا ان میں مجھے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں انکی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جسکی حق الیقین پر بنا ہے؟ من عنیہ۔ پس ناظرین و مناظرین کو چاہیے کہ جب کسی مرزائی سے مناظرہ و گفتگو کا موقعہ ملے تو الہامات کے پیش کرنے سے پہلے مناظرہ مرزائی کو اس پر قائل کر لیا کریں۔ پھر الہامات مرزا صاحب کے جو سراسر مخالف کتاب اللہ و سنت رسول ﷺ ہیں ظاہر کر دیا کریں اور ان الہامات کا ثبوت قرآن مجید و حدیث صحیحہ سے طلب کریں اگر وہ حدیث پیش کرے تو آپ کہہ دیا کریں کہ مرزا صاحب تو حدیث صحیحہ کے صاف منکر ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ جب میرے الہامات کے مخالف حدیث (رسول اللہ ﷺ) کی ہو اسکو ردی میں پھینک دو کہ میرے الہامات یقینی و قطعی ہیں۔ اور حدیث ظنی ہے۔ لہٰذا ظنی یقینی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ (دیکھو کتاب اعجاز احمدی، صفحہ ۳۰، ۳۸) اسکے جواب میں خدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں۔ بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی ہاں شہادت کے طور پر وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض ہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں اور باقی صفحہ ۳۸، ۱۵۶ اعجاز احمدی کو ملاحظہ کریں۔

اهل النقل شیء بعد ایحاء ربنا فای حدیث بعده نتخیر

وقد مزق الاخبار کل ممزق فکل بما هو عنده یستبشروا

ترجمہ: اور خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے۔ پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے اور مناظر کو چاہیے کہ یہ الہامات پیش کر کے ثبوت قرآن شریف سے طلب کریں۔

الهام ۱: اِنَّمَا امرک اذا اردت شیئًا اَنْ یقول له کن فیکون. یعنی جس شے کا تو ارادہ کرتا ہے وہ شی فی الفور ہو جاتی ہے۔ (کتاب حقیقت الوحی، صفحہ ۱۰۵، الہام)

الهام ۲: اَنْتَ مِنّی بمنزلة توحید و تفریدی و السَّماءُ معک کَمَا هُوَ معی.

(اربعین نمبر ۲، صفحہ ۶، انجام آتھم صفحہ ۵۱)

الهام ۳: وَاَنْتَ مِنْ مَائِنَا وَهُمْ مِنْ فشل. یعنی فرمایا کہ تو میرے نطفہ سے ہے اور وہ خشکی سے۔ (اربعین، صفحہ ۳۹، نمبر ۲)

الهام ۴: اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدُونی ..... الخ (صفحہ ۳۷، اربعین نمبر ۲)

الهام ۵: میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میں زمین و آسمان کے خلق پر قادر ہوں اور میں نے آسمان اور دنیا کو پیدا کیا اور کہا **اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنیا بِمَصَابِیْحَ** پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے ..... الخ (نقل از کتاب البریہ، صفحہ ۷۹، ۷۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

الھام ۶: یَحْمِدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ وَیَمْشِیْ اِلَیْکَ یعنی خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ اور طرف تیری چلا آتا ہے۔ (دیکھو انجام، صفحہ ۵۵)

الھام ۷: اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قَرِیْبًا مِنَ الْقَادِیَان وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَل انجام آتھم، صفحہ ۵۴ اور کتاب ازالۂ اوہام، صفحہ ۳۸، ۳۹ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں: کہ میرے بھائی غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند پڑھ رہے ہیں پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہ قَرِیْبًا مِنْ الْقَادِیَان میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیاں کا نام قرآن شریف میں لکھا ہے؟ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر بھی الہامی عبارت لکھی ہوئی ہے من عینہ۔

الھام ۸: یاتی قمر الانبیاء. یعنی نبیوں کا چاند آیا۔ (انجام آتھم، صفحہ ۵۸)

الھام ۹: مریم کی طرح روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر "براہین احمدیہ" کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ "کشتی نوح" صفحہ ۴۷ من عینہ اور کتاب "حقیقت الوحی" کے تتمہ صفحہ ۱۴۳ میں صاف لکھ دیا ہے کہ مجھے حیض بھی آتا ہے۔

اور وہ عبارت یہ ہے بابو الٰہی بخش کی نسبت الہام ہے: ان یری طمثک واللہ یرید ان یریک انعامہ. یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا فقط۔

الھام ۱۰: کتاب "حقیقت الوحی" صفحہ ۲۵۵ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفع تمثلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشن گوئیاں لکھیں جن کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہوئے چاہیں وتب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا کے سامنے پیش کیا اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کی قلم سے اس پر دستخط کیئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو جھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے۔ تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں اور پھر دستخط کر دیئے من عینہ اور میاں عبداللہ کو یہ سب واقعہ بیان کیا اور پھر غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے۔ اور میاں عبداللہ نے میرا وہ کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جواب تک اسکے پاس موجود ہے (الخ نمبر ۱۰)۔ نباعاج یعنی سیراب ہاتھی کا دانت ہے۔ (براہین احمدیہ، صفحہ ۵۵۶)

الہام ۱۱: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ (حقیقت الوحی، صفحہ ۸۶)

وانت منی وانا منک (دافع البلاء، صفحہ ۶) یعنی اے مرزا تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں، یعنی میں تیرا خالق تو میرا خالق۔ کیونکہ استحالہ ظاہر ہے۔ پس مناظرہ کرنے والے کو چاہیے کہ ان الہامات کے ثبوت کے لیے دلائل قاطعہ مرزائی مناظر سے مطالبہ کرے اور توہین آمیز الہامات جو کہ بنسبت شان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حسنین رضی اللہ عنہما کے مرزا صاحب نے اپنی تصانیف میں تحریر کئے ہیں روبرو حاضرین مجلس کے سنا کر فتح حاصل کرلیں اور ہر ایک امر کا ضرور مطالبہ کریں۔

شعر

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور ''دافع البلاء'' میں لکھتا ہے کہ میں ہر شان میں مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔

اور ''حقیقت الوحی'' صفحہ ۱۵۵ و صفحہ ۱۴۸ کو ملاحظہ کرو۔ شعر

اِنِّی قَتِیْلُ الْحُبِّ لٰکِنَّ حُسَیْنَکُمْ　　قَتِیْلُ الْعِدٰی فَالْفَرْقُ اَجْلٰی وَاَظْهَرُ

یعنی میں محبت کا کشتہ ہوں مگر تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا اور ظاہر ہے۔

واما حسین فاذکروا دشت کربلا　　الی هذه الایام تبکون فانظروا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

وشتان ما بینی وبین حسینکم فَاِنِّی اُؤَیَّدُ کُلَّ اٰن وانصروا

وَاَمَّا مقامی فاعلموا ان خالقی یحمدنی من عرشہٖ و یوقر

ترجمہ: مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے ہر وقت تائید خدا کی اور مدد مل رہی ہے مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو اور میرا مقام یہ ہے اور میرا خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے۔ پس ناظرین یاد کرلیں۔ کہ جس شخص کے نزدیک اہل بیت نور العین سیدنا رسول اللہ ﷺ کے نواسوں کی یہ شان وعزت ہو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق بھی ہوسکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ (فقط ابوالمنظور عفی عنہ)

سوال: مرزا صاحب قادیانی نے جو معیار اپنی نبوت کے لیے مقرر کیے تھے۔ کیا وہ سب کے سب غلط تھے؟ اور نبوت کے لیے کوئی شارع علیہ السلام نے مقرر کیے ہیں تو تحریر کریں اور جواب دیں اجر ملے گا۔ (السائل خادم الفقراء غلام محی الدین عفی عنہ)

جواب: ہاں بے شک تمام معیار و دعویٰ مرزا صاحب بابت نبوت کے جھوٹے تھے۔ چنانچہ نمبروار ذیل میں درج ہیں۔

نمبر ۱: مرزا صاحب لاہور شہر میں فوت ہوئے۔ ریل یعنی دجال کے گدھے پر بقول خود سوار ہوکر قادیان میں جامدفون ہوئے حالانکہ نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے وہاں ہی دفن کیا جاتا ہے چنانچہ ''کنز العمال'' جز ۲ صفحہ ۱۱۹ و مشکوۃ باب وفات نبی علیہ السلام **مَا تَرَنی اللّٰہُ نَبِیًّا قَطُّ اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ قُبِضَ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا فِیْ مَوْضِعِ الَّذِیْ یَجِبُ ان یُدْفَنُ فِیْہِ.**

نمبر ۲: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں حالانکہ نبی اپنی قوم کی زبان کے ساتھ آیا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے: **وَمَآاَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ**

ترجمہ: ''فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم نے تمام انبیاء کو انہی کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا''۔ مرزا صاحب قصیدہ اعجازیہ عربی لیکر آئے۔ چاہیے تھا کہ زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا مرزا صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصیدہ اعجازیہ عربی لیکر آئے۔ چاہیے تھا کہ زبان پنجابی یا اردو لے کر آتے۔

نمبر ۳: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود میں ہوں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ آنے والا مسیح بن مریم حج وعمرہ باندھے گا اور حج کعبۃ اللہ کا کرے گا۔

چنانچہ حدیث مسلم جلد اول صفحہ ۴۰۸ مطبوعہ مجتبائی میں بایں طور مسطور ہے: **عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هريره يحدث عن النبی ﷺ والذی نفسی بيده ليحرمن ابن مريم بفتح الروحا حاجا** یعنی مروی ہے، حنظلہ سمعی سے کہ فرمایا ابو ہریرہ و نے کہ بیان فرمایا نبی ﷺ نے کہ قسم ہے خداوند کریم کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ بے شک ابن مریم مقام فتح روحاء میں حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے۔

پس ناظرین نہ تو مرزا صاحب نے حج کیا اور نہ ہی عرب کا منہ دیکھا باوجود یہ کہ انکو ہر طرح کی طاقت تھی اور حالانکہ نبی عیسیٰ بن مریم مسیح موعود کے لیے یہ شرط حدیث میں نہیں لگائی گئی اور نہ ہی نبیوں کے لیے یہ شرط ضروری ہوا کرتی ہے۔

معیار ۴: نبی اللہ کا کوئی استاذ مخلوق میں سے نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب نے کتابیں فارسی، عربی اپنے باپ اور گل شاہ بٹالوی سے کافیہ وشرح ملا وانوار سہیلی تک پڑھے ہیں۔

معیار ۵: نبی اللہ شاعر نہیں ہوا کرتا، مرزا صاحب شاعر تھے۔

معیار ۶: کسی نبی اللہ نے رسول خدا ﷺ کے نواسہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی اور نہ ہی کسی نبی نے معجزات کو شعبدہ مسمریزیم ٹھہرایا ہے لیکن مرزا صاحب نے یہ سب کچھ کیا۔

معیار ۷: تمام انبیاء کا مال متروکہ حکم صدقہ کا رکھتا ہے: **قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ.** (مشکوۃ باب وفات النبی ﷺ)

مرزا صاحب کا مال تقسیم ہوا اور مرزا صاحب نے اپنے فرزند کو عاق کر دیا اور مال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقسیم کرادیا۔

معیار ۸: نبی اللہ مال جمع کرا کر اعلیٰ درجہ کے مکانات نہیں بنوایا کرتے۔ مرزا صاحب نے تبلیغی چندے مال جمع کرا کر خوب مزے اڑائے۔ اور مکانات بنوائے۔

معیار ۹: کسی نبی اللہ کے فوت ہونے کے بعد ان کی جماعت میں اس طرح کا اختلاف نہیں ہوا کہ جس طرح مرزا صاحب کی جماعت میں اختلاف پیدا ہوا کہ ایک جماعت (صحابہ نے اس کو نبی ورسل من اللہ مانا ہو)۔ اور دوسری نے ولی اللہ ومجدد وامام مانا ہو۔ اگر کسی نبی اللہ کے بارے میں ہوا ہے تو مرزائی صاحبان ثابت کریں۔

معیار ۱۰: جس قدر دنیا میں نبی اللہ تشریف فرما ہوئے ہیں تمام نے یک لخت ایک ہی دعویٰ رسالت کا مخلوقات کے سامنے کیا ہے جس طرح کہ مرزا صاحب نے پہلے دعویٰ ولایت پھر مجددیت پھر مسیحیت پھر دعویٰ نبوت من اللہ پھر کرشن جی وغیرہ وغیرہ کر کے خود خدا بن بیٹھے ایسا کسی نے نہیں کیا۔

معیار ۱۱: جس قدر نبی اللہ صادق ہوئے ہیں سب کے اسماء گرامی مفرد تھے جیسا کہ آدم نوح، موسیٰ، ابراہیم، داؤد، سلیمان، مرزا صاحب کا نام مضاف، مضاف الیہ سے مرکب تھا چنانچہ غلام احمد قادیانی فقط۔

پس ناظرین یاد رکھیں کہ مرزا صاحب کے دعوے سب کے سب جھوٹے تھے اور مرزائی لوگ عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لیے بثبوت نبوت مرزا صاحب یہ آیت کریمہ پیش کیا کرتے ہیں **یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیَاتِیْ**۔ ناظرین یہ دلیل تو انکی نبوت کی بیخ کنی کر رہی ہے کیونکہ اس میں صیغہ مضارع **یقصون ایاتی** شاہد ہے جو کہ دلالت کرتا ہے نبی صاحب کتاب وشریعت پر مرزا صاحب تو نہ صاحب کتاب اور نہ صاحب شریعت بلکہ انکا معیار الہامات تھے۔ چنانچہ اپنی کتاب "آئینہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کمالات" صفحہ ۲۸۸ میں یوں تحریر کرتے ہیں ہمارے صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہوسکتا اور علاوہ اسکے اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر تا آخر الزمان جناب آقائے نامدار محمد ﷺ تک جو انبیاء علیہم السلام تشریف فرما ہوئے ہیں وہ مراد ہیں۔ اگر مرزائی صاحب یہ مراد نہ لیں تو آنحضور ﷺ کے اس فرمان عالیشان کی انکو تکذیب کرنی پڑے گی اور کہنا پڑے گا کہ آنحضور کو قرآن مجید کی سمجھ نہ آئی۔

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبوةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلا رَسُوْلَ بَعْدِی وَلا نَبِیَّ بَعْدِی. (نقل از صحیح مسلم)

یعنی فرمایا "آپ نے کہ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی ہے بعد میرے نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی کوئی نبی" اور علاوہ اسکے جب خود مرزا صاحب نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" صفحہ ۶۱۷ صفحہ ۱۲ میں یہ ہی معنی بیان کر دیئے ہیں۔ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بواسطہ جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بر پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔ اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلۂ وحی رسالت نہ ہو۔ من عینہ پس ناظرین اس عبارت سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کہاں تک اپنے دعویٰ میں سچے تھے۔

(فقط۔ الجیب خادم شریعت ابوالمنظور محمد نظام الدین ملتانی عفی عنہ)

سوال: مرزا صاحب کو مجدد ماننا درست ہے یا نہیں؟ اور مجدد کی کیا تعریف ہے؟

جواب: مرزا صاحب قادیانی کو مجدد ماننا بھی درست نہیں کیونکہ اس میں اوصاف مجددیت کے ہرگز نہیں پائے جاتے۔ اور مجدد وہ شخص ہوتا ہے جسکی علمیت و فاضلیت و محدثیت پر علمائے وقت کا اتفاق ہو اور اسکے ناقد حدیث ہونے کو خود تسلیم کر لیں اور مرزا صاحب قادیانی کو یہ قابلیت کہاں نصیب ہوئی؟ دیکھو حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب فاضل اجل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ بے بدل وابوالبیان وغیرہ احباب احناف نے کتاب ''اعجاز المسیح'' کی کئی اغلاط پر نوٹ دیکر مرزا صاحب کی علمی لیاقت کا نمونہ اظہار کیا ہے۔ جسکا جواب اب تک کسی مرزا صاحب سے نہیں بن سکا۔ اور خادم شریعت بھی بطور مشتے نمونہ از خروارے مرزا صاحب کی علمیت پر روشنی ڈال دیتا ہے۔ اور ظاہر کر دیتا ہے کہ مرزا صاحب نے کہیں تو مسلمانوں کی کتابوں سے عبارتوں کی چوری کی اور کہیں بے ربط عبارت بنائی اور کہیں تعریف معنوی کی جس پر ادنیٰ ادنیٰ طالب علم بھی انہیں اڑا رہے ہیں۔

دیکھئے غور سے دیکھئے صفحہ اول: **وانی سمیته اعجاز المسیح وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوما وکان من الهجرة صفحه ۱۳۱۸ ومن شهر نصاری** ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء مقام الطبع قادیان ضلع گورداسپور۔

غلطی نمبر اول طبع کی ضمیر راجع بجانب قصیدہ ہے اور یہ مؤنث ہے لہٰذا **طبعت** ہونا چاہیے تھا اور باقی تمام عبارت بالکل ربط وخلاف محاورہ اہل عرب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی صاحبان کے نزدیک ستر دن کا بھی مہینہ ہوتا ہوگا۔ اور ضلع گورداسپور کی بجائے غورداسفر ہونا چاہیے تھا کیونکہ زبان عرب میں گاف، پ استعمال میں نہیں آتے اور ذرا صفحہ ۲ کو ملاحظہ فرمایئے کہ:

''**ست غاب صدره او کلیل اقل بدره**'' یہ عبارت حریری کے صفحہ ۱۲۴) سے لی گئی ہے اور صفحہ ۳ میں ہے۔ **من کل نوع الجناح** اس جگہ **نوع للجناح** ہونا چاہیے تھا کیونکہ کلمہ **کل** معرفہ پر احاطہ اجزا کا افادہ دیتا ہے جو کہ اس مقام پر مقصود نہیں (**کل امرهم علی التقوی**) اس جگہ بھی (**امرهم**) ہونا چاہیے تھا۔ اور صفحہ ۷ پر مرزا صاحب نے مقامات حریری سے خوب چوری کی ہے۔ **وافرق بین روض القدس وخضراء الدمن کالربیع الذی یمطرفی ابانه**۔ اور صفحہ ۸ پر یوں لکھا ہے۔ **این**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

الخفاء فانتحوا العین ایھا العقلاء اس جگہ فافتحوا پر فاکالانا خلاف محاورہ عرب ہے۔ صفحہ ۹ قالوا مفتری یہاں پر صرف مفتر چاہیے تھا اور صفحہ ۱۳ ولما جاء ھم امام بما لاتھوی انفسھم یہاں پر مرزا صاحب نے بتغیر لفظ امام قرآن مجید سے چوری کی ہے۔

پس ناظرین! اگر مفصل مرزا صاحب کی علمیت کا فوٹو دیکھنا منظور ہو تو ''سیف چشتیائی وقصیدہ رائیہ بجواب مرزائیہ'' اور دوسرا ''ابطال اعجاز مرزا'' کو ملاحظہ کریں۔ اور دوسری شرط مجدد کی یہ ہے کہ وہ بدعت اور جو رواج مخالف شرع شریف کے ہوں انکی بیخ کنی کرتا ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرتا ہے اور اسکے افعال واقوال مطابق شرع شریف محمد رسول اللہ ﷺ ہوتے ہیں اور مرزا صاحب میں اوصاف ہرگز نہیں پائے جاتے تھے۔ بجائے سنت زندہ کرنے کے بدعت وشرک کی بنیاد قائم کردی اور اپنے مریدوں کے گھروں میں اپنی تصویر کھینچوا کر بعوض درھم ودینار فروخت کی اور ان کی پوجا کرائی اور تناسخ وطول وتثلیث کے مسائل کو بڑے زور شور سے اپنی تصنیفات میں تحریر کرکے ثابت کردیا حالانکہ مصورین کی نسبت آنحضور ﷺ نے بایں طور فیصلہ دیا ہے۔

عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مصور فی النار (نقل از بخاری ومسلم ومشکوٰۃ باب التصاویر) وعن عبداللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون (متفق علیہ) وعن ابی طلحۃ قال قال رسو ل اللہ ﷺ لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ..... الخ.

پس ان حدیثوں سے صاف صاف معلوم ہوا کہ تصویریں بنانی حرام ہیں اور ایسے لوگوں پر بروز قیامت سخت عذاب ہوگا اور جس خانہ میں تصویر ہو اس خانہ میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور یہ طریقہ مشرکین کا تھا اور یہ تصویریں بھی بت پرستی کی بنا ہیں۔ اور افسوس کہ مرزا صاحب نے کوئی کام سنت رسول اللہ ﷺ کا نئے سرے سے زندہ نہیں کیا اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام عمر کو عیش وعشرت میں ضائع کر دیا اور خوب مزے اڑائے اور تمام اپنے منکرین کو کافر و منافق کہہ کر اپنے دل کو ٹھنڈا کیا۔ اور اگر ناظرین کو اسکا مفصل ذکر دیکھنا منظور ہو تو ''مجالس الابرار'' کو ملاحظہ کریں۔ اور مثال مجدد امام غزالی و امام رازی و امام جلال الدین سیوطی و حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہم کی پیش رکھیں۔ فقط۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد [1] للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد خاتم النبیین واخر المرسلین وعلٰی الہ واَصْحَابِہٖ واتباعہ الذین ھم نجوم السماء ورجوم الشیاطین ط امابعد.

وحی اور نبوت اور رسالت کا دعویٰ ارتداد اور کفر ہے کیونکہ اس میں قرآن شریف اور حدیث متواتر مجمع علیہ اور اجماع امت کا انکار ہے اور انکا انکار ارتداد اور کفر ہے۔

قال [2] اللہ تعالیٰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال رسول اللہ ﷺ انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی (متفق علیہ) و قال رسول اللہ ﷺ وختم بی البنیان وختم بی المرسل و فی روایۃ انا اللبنۃ و انا خاتم النبیین (متفق علیہ) وقال رسول اللہ ﷺ لا نبوۃ بعدی (رواہ احمد) وقال رسول اللہ ﷺ ان الرسالۃ والنبوۃ وقد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی. (رواہ احمد)

---

[1] سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہان کا اور رحمت اور سلامتی ہو اسکے رسول پر جو سردار ہے ہمارا۔ نام اسکا محمد ہے وہ مہر ہے سب نبیوں پر اور پیچھے آنے والا سب پیغمبروں سے اور اسکی آل اور اصحاب پر اور تابعداروں پر جو تارے ہیں آسمان کے اور مار ہیں واسطے شیطانوں کے ۱۲۔

[2] فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیچھے آنے والا ہوں جو اسکے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ بخاری و مسلم اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کامل ہوئی مجھ پر بنیاد اور تمام ہوئی مجھ پر پیغمبری اور ایک روایت میں ہے۔ پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں سب نبیوں پر مہر ہوں۔ بخاری و مسلم اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور نبوت تمام ہوئی پس نہ کوئی رسول میرے بعد ہے نہ کوئی نبی۔ ان دونوں حدیثوں کے راوی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس قسم کی احادیث بکثرت ہیں حد تواتر تک پہونچی ہیں مدعی نبوت اور اسکے متبعین کا کفر اور ارتداد مسئلہ اختلافی نہیں بلکہ بالاجماع کافر ہیں۔

و[1] دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع کذا فی شرح.

ملا علی قاری اور ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں: من[2] اعتقد وحیا من بعد محمد ﷺ کان کافرا باجماع المسلمین اور تمہید ابی شکور میں ہے: من[3] انکر نبینا فانه یکفر ولو اقر لاحد بالنبوة وهو لم یکن نبیا فانه یکفر اور تفسیر ابن کثیر میں ہے: وقد[4] اخبر الله تبارک وتعالیٰ فی کتابه ورسوله فی السنة المتواترة عنه انه لانبی بعده یعلمون ان کل من ادعی اذا المقام بعده فهو کذاب اتاک دجال ضال مضلّ ولو تخرق وشعبد واتی بالقواع السحر والطلاسم والنیرنجیات فکلها محال و ضلال عند اولی الالباب۔

جبکہ مدعی نبوت اور اسکے اتباعی مرتد اور کافر ہیں۔ پس انکی امامت اور انکے پیچھے نماز پڑھنی یا اپنی لڑکی کا نکاح ان سے کرنا یا انکی لڑکی اپنے نکاح میں لانا میں نہیں جانتا ہوں کہ تنفس مسلمانوں سے جائز جانتا ہو بلکہ علماء اسلام تو کہتے ہیں کہ انکا جنازہ نہ پڑھا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ بلکہ کتے کی طرح بغیر غسل وکفن کے کسی

---

[1] اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالاجماع کفر ہے۔

[2] جس نے نبی ﷺ کے بعد وحی کا اعتقاد رکھا وہ کافر ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

[3] جس نے ہمارے نبی ﷺ کی نبوت سے انکار کیا وہ کافر ہے۔ اور اگر کسی اور کیلئے نبوت کا قائل ہوا اور وہ (درحقیقت) نبی نہ ہو تب بھی کافر ہے۔

[4] اللہ تبارک تعالیٰ نے کتاب پاک میں اور رسول اللہ ﷺ نے حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ جو کوئی آپ کے بعد اس مقام دعوی کذاب اور گنہگار، دجال اور گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ کیونکہ اگرچہ کوئی خرق عادت اور شعبدہ بازی کرے اور طرح طرح کے جادو اور طلسمات اور افسون دکھلائے پس یہ سب کے سب محال اور اصحاب عقل کے نزدیک گمراہی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

گڑھے میں ڈال دیا جائے۔ ''انتباہ والنظائر'' میں ہے۔ واذا [1] مات اوقتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولاهل ملته وانما یلقی فی حفرة کالکلب۔

اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے۔ اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ ولد الزنا ہے۔ ''تنویر'' اور ''کنز'' میں ہے۔ و [2] ارتداد احدهما فسخ فی الحال اور ''بزازیہ'' میں ہے۔ ولو [3] ارتد والعیاذ بالله تحرم امراته ویجدد النکاح بعد اسلامه والمولود بینها قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد الزنا. ''مفتاح السعادت'' میں ہے ویکون [4] وطیه مع امرأته زنا والولد المتولد منهما فی هذه الحالة ولد الزنا وان اتی بکلمتی الشهادة بطریق العادة..... انتهی. والله اعلم بالصواب والیه المرجع والماٰب ایضاً. ان لوگوں کے ساتھ کھانا پینا خلط ملط رہنا دوستی رکھنی نہیں چاہیے کیونکہ اس میں مداہنت اور خسوف نزول غضب الٰہی کا ہے: قال الله تعالیٰ: و من یتولهم منکم فانه عنهم یعنی ''جو کوئی ان سے رفاقت کرے تم سے پس وہ ان سے ہے''۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ومن یفعل ذلک فلیس من الله من شیء ''جو کوئی دوستی کرے پس وہ نہیں کسی چیز میں اللہ کے دین سے''۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ: لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی ینهٰهم علماء هم فلم ینهوا فجاسلوهم

---

[1] اور جب اپنے ارتداد ہی پر مر جائے یا قتل کیا جائے تو نہ مسلمانوں کی قبروں میں دفنایا جائے اور نہ اسکے ہم مذہبوں کی قبروں میں بلکہ یوں ہی کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

[2] اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فی الحال فسخ ہو جاتا ہے۔

[3] اور اگر معاذ اللہ مرتد ہو جائے تو (اس پر) اسکی عورت حرام ہو جاتی ہے اور اسلام لا کر دوبارہ نکاح باندھے اور مرتد ہونے اور اسلام لا کر دوبارہ نکاح باندھنے کے درمیان جو وطی کرنے سے اولاد پیدا ہو وہ ولد الزنا ہے۔

[4] اور اسکا اپنی عورت سے وطی کرنا زنا ہوگا اور جو ان کے ہاں اس حالت میں کوئی بچہ پیدا ہو وہ ولد الزنا ہے اگرچہ وہ کلمہ شہادت کے کلمے پڑھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

واکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض فلعن علی لسان داود و عیسی بن مریم (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے علماء نے انکو منع کیا جب منع نہ ہوئے تو علماء ان سے علیحدہ ہوئے۔ بلکہ انکی مجلسوں میں جاتے رہے اوران کے ساتھ کھاتے اور پیتے رہے پس خدا نے سب کے دلوں کو یکساں کردیا۔ اور سب کوملعون بنادیا۔ جب بے دینوں کے ملنے والے اور ساتھ کے کھانے والے قرآن شریف اور حدیث کے رو سے بے دینوں اور فاسقوں جیسے ہیں پس مومن صادق کو چاہیے کہ انکا اخلاط اور ساتھ کا کھانا پینا بھی ترک کرے جیسا کہ بے دینی کا ترک کردیا صحیح بخاری میں ہے۔ کہ تین اصحابی جلیل القدر نے غزوۂ تبوک سے تخلف کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے سب مسلمانوں کو حکم دیا کہ انکے ساتھ کوئی سلام اور کلام نہ کرے جب ایسے بزرگوں کو بسبب کسی قصور کے یہ حکم سنایا گیا۔ پس وہ لوگ جو بے دینوں کی رفاقت نہیں چھوڑتے ہیں۔ ان کے ساتھ ترک سلام اور کلام بطریق اولی ضروری ہے۔ (حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی نقل از فتاوی غزنوی صفحہ ۱۷۱)

فتویٰ عدم جواز نکاح مابین اہل سنت والجماعت وفرقۂ مرزائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں اس واسطے علمائے عرب وعجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کے مرزائی سے کردے بعد اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہوگا یا ناجائز اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلائے طلاق مرزائی زوج کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی مسلمان سے کرسکتا ہے یا نہیں؟ **بینوا بالتفصیل جزاکم اللہ الرب الجلیل۔**

جواب: مرزائی مرد سے سُنّیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا بلا طلاق سنّیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کرسکتا ہے بلکہ فرض ہے اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اسکے ساتھ خاص زنا ہے۔ بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال کے پیرایہ میں لایا گیا اس سے فوراً علیحدہ کر لینا فرض ہے پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ''ردالمحتار'' میں ہے **قولہ. حرم نکاح الوثنیت وفی شرح الوجیز وکل مذھب یکفر وبہ معتقدہ** ''درمختار'' میں ہے۔ **ویبطل منہ اتفاقاً ما یعتمد الملۃ وھی خس النکاح۔** یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا شرعاً یہ صورت جائز ہے اور ازواج مکررسے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا مگر قانون رائج میں جو امر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے قانون کا حال وکلاء جانتے ہیں۔ اگر از روئے قانون یہی یہ صورت داخل جرم نہ ہو۔ یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کر کے اس کا جرح نہ ہونا قبول کرے تو حرج نہیں ورنہ ان سے دور رہا جائے ہاں دختر کو جسے جائز طریقہ سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے اگرچہ دوسری جگہ نکاح نہ ہوسکے۔ **واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ عبدالنبی نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی۔**

صحیح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر احمد رضاں خاں عفی عنہ بریلوی

بیشک بلا تردد کرسکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائے خالص ہے کہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہوسکتا طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے نہ کہ زنا میں فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

الفقیر القادری وصی احمد حنفی

فی مدرسۃ الحدیث الدایرۃ فی پیلی بھیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner